عائشہ زاہد

PMS-Urdu

سوال نمبر 1

مضمون

(ج)

وجودِ زن سے ہے تصویرِ کائنات میں رنگ

خاکہ

1۔ تعارف

مرکزی خیال: عورت کے وجود سے کائنات کی تصویر میں رنگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے عورت کے مختلف روپ بنائے ہیں جن کے ذریعے وہ اس کائنات کو رونق بخشتی ہے۔ عورت ایک ماں کے روپ میں اپنے بچوں کی پرورش کر کے ان کو ملت کے مقدر کا ستارہ بناتی ہے۔ عورت بیوی کے روپ میں آدمی کی زندگی میں رنگ بھرتی ہے اور ایک بیٹی کے روپ میں ساری زندگی اپنے ماں باپ کے لیے جان نثار کرنے کو تیار رہتی ہے اور اس کے علاوہ معاشرے میں دوسری عورتوں کے مقام کو بلند کرنے کے لیے بھی سرگرم رہتی ہے۔ معاشرے میں عورت کے کردار کو مزید وسعت دے کر کائنات کے ان رنگوں کو مزید وسیع کیا جا سکتا ہے۔

It's not required

2۔ عورت کا وجود کس طرح کائنات میں رنگ بھرتا ہے:

(i) عورت کا ایک ماں کے روپ میں اپنی اولاد کے ذریعے ملک کی ترقی میں کردار

(ii) عورت کا ایک بیٹی کے روپ میں ماں باپ کی زندگی میں فرحت و مسرت کا ذریعہ ہونا

(iii) عورت کا ایک بیوی کے روپ میں اپنے شوہر کی زندگی کو رونق بخشنا

(iv) آج کل کی عورتوں کا نوکری کے ذریعے اپنے گھر والوں کی مالی معاونت کرنا

(v) معاشرے میں موجود دوسری عورتوں کے حق میں آواز بلند کرنا

3- معاشرے میں عورت کے کردار کو مزید وسعت دے کر کائنات کے رنگوں کو مزید خوبصورت بنانا

(i) انتخابات میں عورتوں کی نمائندگی کو بڑھا کر

(ii) عورتوں کی معاشی حالت پر توجہ دے کر

(iii) روزگار کے مواقع فراہم کر کے

4- خلاصہ کلام

Try and understand different roles of women
Also, it's about the quality that they bring to life
Deeper understanding of topic is required

Try and add an attention grabber,

عورت کا وجود کائنات کا بنیادی حصہ ہے جو کائنات میں رنگ بھرنے کی وجہ ہے۔ عورت اپنے مختلف روپوں سے کائنات کو حسین بنایا کرتی ہے۔ عورت کو اللہ تعالیٰ نے مختلف روپوں میں ڈھال کر اس کائنات کو منور کر دیا ہے۔ عورت جب ایک ماں ہوتی ہے تو وہ اپنی اولاد کی پرورش اس طرح کرتی ہے کہ وہ ملک و قوم کی ترقی میں اپنا حصہ ڈال سکیں۔ ہر فرد ملت کے مقدر کا ستارہ ہے جس کے پیچھے ماں کی پرورش کا گہرا ہاتھ ہوتا ہے۔ بقول علامہ اقبال:

افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر
ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارہ

ماں کے ساتھ ساتھ جب ایک عورت بیٹی کے روپ میں ہوتی ہے تو وہ اپنے ماں باپ کے لیے جان نثار کرنے کو تیار ہوتی ہے۔ اسی طرح بیوی کے روپ میں وہ شوہر کی زندگی کو رونق بخشتی ہے۔ اس کے علاوہ عورت اپنے ساتھ ساتھ معاشرے کی دوسری عورتوں کے لیے آواز بلند کرتی ہے اور ان کو برابر حقوق دلوانے کی کوشش کرتی ہے۔ عورت کے اس کردار کو مزید بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ اگر عورت کو انتخابات میں نمائندگی کا حق ملے اور اس میں اضافہ کیا جائے اور عورت کے معیاری تعلیم پر توجہ دی جائے۔ اس کے علاوہ عورت کو بھی مردوں کے برابر مواقع دیے جائیں تا کہ وہ ملک کی ترقی میں براہ راست حصہ ڈال سکے۔ عورت اپنے وجود سے معاشرے کو مزین کرتی ہے اور اس

آرائش کو مزید بڑھایا جا سکتا ہے اگر عورت کے کردار کو مزید وسعت دی جائے۔

عورت ایک ماں کے روپ میں معاشرے میں رنگ بھرنے کی کوشش کرتی ہے۔ جب وہ ماں بنتی ہے تو اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت پر خاص توجہ دیتی ہے۔ ان کو اس قابل بناتی ہے کہ وہ ملک کی ترقی میں اپنا حصہ ڈال سکیں۔ عورت ماں کے روپ میں سب سے زیادہ قربانیاں دیتی ہے۔ اس کی ان قربانیوں کا آغاز بچے کی پیدائش سے ہوتا ہے۔ اسی لیے حضرت محمد ﷺ نے فرمایا:

"ماں کے قدموں تلے جنت ہے۔"
(الحدیث)

اس طرح عورت ماں کے کردار کے ذریعے اس کائنات کو مزین کر رہی ہے اور کرتی رہے گی۔

ماں کے ساتھ ساتھ جب ایک عورت بیٹی ہوتی ہے تو وہ اپنے ماں باپ کے لیے سکون اور مسرت کا باعث ہوتی ہے۔ وہ اپنے والدین پر جان نثار کرنے کو بھی تیار ہوتی ہے۔ بیٹی بیٹے سے زیادہ ماں باپ کی خدمت کرتی ہے اور زیادہ پیار کرتی ہے۔ بیٹی کی اس اہمیت کے لیے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جس شخص نے دو بیٹیوں کی پرورش اس طرح سے کی کہ وہ بالغ ہو گئیں اور اپنے بیٹوں کو ان پر ترجیح نہ دی تو

"تو وہ قیامت میں میرے ساتھ اس
طرح ہوگا - آپؐ نے اپنی دونوں
انگلیوں کو ملا دیا"۔

(الحدیث)

اس حدیث سے بیٹی کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے اور
کیونکہ بیٹی ہی اپنے وجود سے کائنات میں رنگ
بھرتی ہے اور والدین کے فخر کا باعث بنتی ہے۔
عورت جس طرح بیٹی کے روپ میں اپنے
والدین کی خوشی اور مسرت کا ذریعہ ہے اسی طرح
وہ ایک بیوی کے روپ میں اپنے شوہر کی زندگی
کو رونق بخشتی ہے اور اس کی زندگی کو اپنے وجود
سے حسین بنا دیتی ہے۔ عورت بیوی کے روپ میں
شوہر کو سکون بخشتی ہے جیسا کہ قرآن مجید کی ایک
آیت کا مفہوم ہے:

"تمہاری بیویاں تمہارے لیے
سکون کا ذریعہ ہیں"۔

(القرآن)

اللہ تعالیٰ قرآن میں بیویوں کو سکون کا ذریعہ بتا رہے ہیں
اس طرح سے بیوی ہی شوہر کی زندگی میں رنگ بھرتی
ہے

Proper paragraph formation is required

عورت ماں، بیٹی اور بیوی ہونے کے ساتھ ساتھ
معاشرے میں دوسری عورتوں کے حقوق کے لیے بھی کوشاں
رہتی ہے - یہ بھی کائنات کے رنگوں میں ایک رنگ ہے
کیونکہ جب ہر عورت کو معاشرے میں مکمل حقوق

رنگوں
میسر ہوں گے تب ہی یہ معاشرہ اپنے حقیقی
کو حاصل کر سکے گا۔ اس
دوسری عورتوں کے لیے حقوق کی آواز اٹھانے کے ساتھ
ساتھ آج کل کی عورتیں مالی مدد کے ذریعے بھی وہ
کائنات کو مضبوط کر رہی ہیں۔ اس طرح سے وہ
معاشی ترقی میں بھی اپنا کردار ادا کر رہی ہیں۔ اور اپنے
گھر والوں کے لیے بھی مالی معاونت کا ذریعہ ہیں۔ عورت
اپنا گھر سنبھالنے کے ساتھ ساتھ نوکری کر کے بھی اپنے
کردار میں توسیع کے ذریعے اس کائنات میں
رنگ بھر رہی ہے۔ اگر عورت اپنے ان تمام کرداروں کی وجہ
سے اس کائنات میں نمایاں کردار ادا کر رہی ہے لیکن عورت اس
معاشرے میں اپنے حقوق سے محروم ہے جس کی وجہ سے وہ
اپنی پوری طاقت کے ساتھ اس کردار کو انجام نہیں دے سکتی۔
اگر عورت کی انتخابات میں نمائندگی کو بڑھایا جائے تو وہ سیاسی بنانے کے عمل میں شریک
ہو کر دوسری عورتوں کے حقوق کے لیے زیادہ بہتر
طریقے سے کام کر سکتی ہے۔ اس طرح سے عورت
کا کردار زیادہ نکھر کر سامنے آ سکتا ہے اور
معاشرہ عورت کے وجود کے ذریعے ترقی کی راہ پر گامزن
ہو سکتا ہے۔

عورتوں کی انتخابات میں نمائندگی کو
بڑھانے کے ساتھ ساتھ، معیاری تعلیم پر بھی توجہ دی
جا سکتی ہے۔ اس سے عورت کی پوشیدہ خوبیاں
نکھر کر سامنے آئیں گی اور معاشرے کی ترقی میں

مزید اپنا حصہ ڈال سکتی ہے۔ جب اس کے پاس
کوئی مہارت ہوگی وہ کبھی بھی کسی کی محتاج نہیں
ہوگی اور دوسروں پر منحصر کرنے کی بجائے ملک و قوم
کی ترقی میں اپنا حصہ ڈالے گی۔ اس طرح سے کائنات
کے رنگ مزید گہرے ہو جائیں گے۔

عورت کو مہارتی تعلیم کے ساتھ ساتھ روزگار
کے بھی مکمل مواقع فراہم ہونے چاہیئے۔ جب عورت
کو مکمل مواقع فراہم ہوں گے تو وہ بھی ملک میں
اپنی مہارتوں کے ذریعے روشنائی پیدا کرے گی اور
عورت میں اتنی طاقت ہے کہ وہ نہ صرف گھر کو
سنبھالنے کے ساتھ ملک کی ترقی میں بھی حصہ لے
سکتی ہے جس سے یہ معاشرہ مزید مزین ہو
جائے گا۔

عورت کا وجود کائنات میں خوبصورتی کا
ذریعہ ہے جو اپنے کردار کو مشعل راہ بنائے ہوئے ہمیشہ
سرگرم رہتی ہے اور معاشرے کو مزین کرتی ہے۔
عورت کے کردار کو مزید وسیع کر کے ان رنگوں
کو مزید گہرا کیا جا سکتا ہے جو عورت کے وجود
سے کائنات میں موجود ہیں۔

Substantially low
Add references
Add proper references
At least write the whole verse once
You need to have a deeper understanding of topic

سوال نمبر ۔ ۲

اشعار کی تشریح

(ب)

درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ اطاعت کے لیے کچھ کم نہ تھے کروبیاں

مفہوم: اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو ایک دوسرے کے کام آنے کے لیے پیدا کیا ہے کیونکہ عبادت کے لیے تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو کثیر تعداد میں پیدا کیا ہے۔

Name of the poet?

تشریح: اس شعر میں شاعر انسانوں کا اس دنیا میں آنے کا مقصد بتا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو اس لیے پیدا کیا ہے وہ ایک دوسرے کے کام آ سکیں اور ایک دوسرے کی تکلیف کو بھی سمجھ سکیں۔ انسانوں کو پیدا کرنے کا مقصد صرف عبادت نہیں تھا۔ عبادت کے لیے تو اللہ تعالیٰ کے پاس بہت زیادہ تعداد میں فرشتے موجود ہیں۔ انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے اردگرد موجود لوگوں کا خیال رکھے اور دیکھے کہ کوئی انسان تکلیف میں تو نہیں ہے یا اس کو مدد کی ضرورت تو نہیں ہے۔ اگر اس انسان کو مدد کی ضرورت ہے تو دوسرا انسان اس کو مدد مہیا کرے اور اس کی ضروریات پوری کرے۔

جب انسان اپنے ارد گرد کے انسانوں کا خیال رکھے گا اور ان کی مدد کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس انسان سے خوش ہوں گے اور اس پر اپنی رحمت برسائیں گے۔

بقول شاعر

کرو مہربانی تم اہل زمین پر
خدا خوش ہو گا عرشِ بریں پر

دوسروں کی مدد اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کا سب سے آسان ذریعہ ہے۔ اس کی مثال اس طرح سے بھی لی جا سکتی ہے کہ آپ اس بات پر زور دیتے تھے کہ تمہارے ہمسائے میں کوئی بھوکا نہ سویا ہو اس بات کا خیال رکھو۔ اگر کوئی بھوکا ہے تو اس کو کھانا کھلاؤ اور اگر کوئی بیمار ہے تو اس کی تیمارداری کے لیے جاؤ۔

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے بندے سے پوچھے گا کہ اے بندے میں بیمار تھا تم نے میری خبر نہیں لی تو بندہ کہے گا کہ اے اللہ تو تو رب العزت ہے میں تمہاری تیمارداری کیسے کر سکتا ہوں تو اللہ تعالیٰ جواب دیں گے کہ میرا وہ فلاح بندہ بیمار تھا تو اس اس کی خبر لے سکتا تھا لیکن تم نے اس کی تیمارداری نہیں کی ہے۔

(حدیث قدسی)

اس لیے بندوں کا دوسرے بندوں کا خیال رکھنا اور
ان کی ضرورت پوری کرنا عبادت سے زیادہ ضروری
ہے۔

(5)

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خون نہ نکلا

مفہوم: شاعر کے دل میں محبوب کی محبت کا بہت شور تھا اور جب اس نے اپنے دل کا معائنہ کیا تو تب تک وہ دل مردہ ہو چکا تھا۔ اس کا ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جو چیز بظاہر بہت اثر رکھتی ہے لیکن جب اندر سے اس کو دیکھا جائے یا اس کی حقیقت معلوم کی جائے تو وہ حقیقتاً برعکس ہوتی ہے۔

تشریح:- اس شعر میں شاعر اپنی محبت کی شدت کی داستان سنا رہے ہیں۔ شاعر کہتا ہے کہ میرے دل میں ہر وقت محبوب کی محبت کا شور رہتا تھا۔ شاعر کو محسوس ہوتا تھا کہ اس کا دل اس کے محبوب کی محبت میں مکمل طور پر گرفتار ہو چکا ہے اور اس کے قابو میں نہیں رہا۔ وہ ہر وقت محبوب کی یادوں میں گم رہتا تھا اور محبوب نے اس کو تڑپایا ہے جس وجہ سے اس کا دل شور کرتا تھا اور محبوب سے ملنے کی خواہش کرتا

کرتا ہے۔

بطور مثال شعر:

> میرے پاس رہتے ہو یا ہو سخن ہو تم
> محفل سی سجا دیتی ہیں اکثر تیری یادیں

شاعر کو اس کے محبوب کی اس قدر یاد آتی تھی کہ اس کو لگتا تھا جیسے اک محفل لگی ہوئی ہے اس کے دل میں۔ شاعر نے جب اتنے شعور کے بعد اپنے دل کا جائزہ لیا تو اس کو معلوم ہوا کہ وہ دل تو اندر سے مردہ ہے۔ محبوب کی یاد میں وہ دل جو اتنا شور مچاتا تھا اب محبوب کی بار بار کی بے زاری سے وہ بیزار ہو چکا ہے اور وہ شور بھی ختم ہو چکا ہے۔

اس کا دوسرا مطلب یہ بھی لیا جا سکتا ہے کہ انسان کو ظاہر کوئی چیز بہت باثر معلوم ہوتی ہے انسان کے ذہن پر اس کا اثر چھایا ہوتا ہے اور وہ چیز مکمل طور پر انسان کو اپنی گرفت میں کر چکی ہوتی ہے لیکن جب انسان اس چیز کی حقیقت معلوم کرنے کی طرف نکلتا ہے تو سچائی کچھ اور ہوتی ہے۔ وہ چیز تو اصل میں بے اثر ہوتی ہے اور اس کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔ اس طرح سے انسان پر ایک نئی حقیقت ظاہر ہوتی ہے اور وہ اپنے جذبات کو قابو میں کر لیتا ہے اور مزید وہ چیز اس پر اثر کرنا چھوڑ دیتی ہے۔

(ج)

کرو کج جبیں پہ سر کفن مرے قاتلوں کو گماں نہ ہو
کہ غرورِ عشق کا بانکپن پس مرگ ہم نے بھلا دیا

مفہوم: شاعر کہتا ہے میرے مرنے کے بعد میرا کفن دفن اس طرح سے کرنا کہ میرے قاتلوں کو پتہ نہ چلے اور وہ یہ نہ سمجھیں کہ موت نے میرے عشق کے غرور اور جنون کو ختم کر دیا ہے۔

تشریح:- اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ جب میں مر جاؤں تو میرا کفن دفن اس طرح سے کرنا کہ مجھے مارنے والوں کو یہ نہ لگے کہ موت نے میرے جنون کو پس پشت ڈال دیا ہے یا میں نے موت کے پیچھے اپنی اس جنونی کیفیت کو بھلا دیا ہے۔ شاعر اپنے قاتلوں کو بتانا چاہتا ہے کہ اگر وہ مر بھی جائے تب بھی (اس) اس کے عشق کا غرور نہ تو ختم ہوگا اور نہ ہی بھلایا جائے گا۔ شاعر کو اپنے جذبات اور عشق پر اتنا گمان ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ اس کی موت کے بعد بھی اس کا غرورِ عشق زندہ رہے۔ ایسا نہ ہو کہ میرے مرنے کے بعد میرے قاتلوں کو کسی طرح بھی یہ گمان ہو کہ میں نے موت کے آگے ہار مان لی ہے۔

اس شعر سے یہ بھی مراد لی جا سکتی ہے کہ انسان کو اپنے مقصد میں اتنا دفن ہو جانا چاہیے اور اپنے مقصد سے اتنا مخلص ہونا چاہیے کہ آپ کے

مرنے کے بعد بھی لوگوں کی نظروں میں وہ آپ کا
مقصد زندہ رہے اور آپ کی کی گئی جدوجہد لوگوں
کو ہمیشہ نظر آتی رہے۔
شاعر کی اس جنونی کیفیت کو یوں بھی بیان کیا جاسکتا
ہے۔ بقول شاعر:

اب تو گھبرا کے کہتے ہیں کہ مر جائیں گے
مرنے کے بعد بھی سکون نہ ملا تو کیا کریں گے

یہاں شاعر کی حالت کا اندازہ بھی کیا جاسکتا ہے
کہ اس کا جنون تو مرنے کے بعد بھی زندہ رہے گا اور
اس کو کبھی بھی سکون نہیں ملے گا۔ اس لیے اس کے
قاتلوں کو بھی اس بات کا پتہ ہونا چاہیے کہ شاعر
کا جذبہ عشق تو مرنے کے بعد بھی زندہ رہے
گا۔

سوال نمبر 1۔ درج ذیل میں سے کسی ایک موضوع پر کم از کم ایک ہزار الفاظ پر مشتمل مضمون لکھیے۔

(الف) گرانی کی سیاسی و معاشرتی وجوہ   (ب) استحکامِ پاکستان اور خارجہ پالیسی

(ج) وجودِ زن سے ہے تصویرِ کائنات میں رنگ   (د) پاک چائنہ معاشی راہداری کے ثمرات

سوال نمبر 2۔ درج ذیل عبارت کی تلخیص کریں جو اصل عبارت کے ایک تہائی سے زیادہ نہ ہو، تلخیص کا عنوان بھی دیجیے۔ **15نمبر**

"پاکستان کسی اچانک حادثے کی پیداوار نہیں، بلکہ اس کا قیام ایک طویل، صبر آزما اور مسلسل جدوجہد کا نتیجہ ہے، جس میں اسلامیانِ ہند کو بے پناہ مالی و جانی قربانیاں دینی پڑیں۔ مسلمانانِ ہند انگریزوں سے آزادی کے ساتھ ساتھ ایک ایسے خطہ ءزمیں کے متمنی تھے، جہاں وہ انفرادی واجتماعی حیثیت سے اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ ضابطۂ حیات کی روشنی میں اپنی زندگیوں کی تعمیر کر سکیں۔ اسلام ہی وہ واحد رشتہ تھا، جس نے برصغیر کے مختلف النسل اور مختلف اللسان افراد کو ایک سلک میں منسلک کر دیا۔ جملہ مسلمانانِ ہند بلا امتیاز رنگ و نسل "پاکستان کا مطلب کیا: لا الہ الا اللہ" کے نعرے پر لبیک کہتے ہوئے قائدِاعظم محمد علی جناح کی قیادت میں متحد و متفق ہوگئے۔ یہ نعرہ لوگوں کو متوجہ کرنے اور اپنا گرویدہ بنانے کا محض سیاسی حربہ نہیں تھا، بل کہ فی الواقعہ قیامِ پاکستان کی اساس اور دوامِ پاکستان کا اثاثہ ہے، جس کا تقاضا ایک ایسے وطن کا قیام تھا، جہاں اللہ کا قانون نافذ ہو اور حکمران اللہ کے نائب کی حیثیت سے قوانینِ الٰہی کی تنفیذ و ترویج کر سکیں۔ ہزاروں مسلمانوں کی بے نظیر قربانیوں کے بعد ۱۴اگست ۱۹۴۷ء کو روئے زمین پر ایک ایسا خطہ معرضِ وجود میں آیا جسے پاکستان کہتے ہیں، جو ایک وقت سب سے بڑی اسلامی ریاست تھی۔"

سوال نمبر 3۔ درج ذیل جملوں کی اس طرح درستی کریں کہ جملوں کی ساخت مسخ نہ ہو۔ **10نمبر**

(الف) میں دعوت میں شریک نہیں ہو سکا چونکہ مجھے زکام ہو گیا تھا۔ (ب) اس لڑکے کی رنگت گورا ہے۔

Title should be all encompassing

سوال نمبر ۔ 8

تلخیص

قیامِ پاکستان کے لیے جدوجہد

پاکستان مسلسل جدوجہد اور بے پناہ قربانیوں کا نتیجہ ہے۔ ہندوستان کے مسلمان اسلام کے مطابق زندگی گزارنے کے لیے ایک الگ خطے کی خواہش مند تھے۔ اسلام ہی کے ذریعے مسلمان قائد اعظم کی قیادت میں لا الہ الا اللہ کے نعرے پر متحد ہوگئے۔ یہ نعرہ پاکستان کا رخا فرما تھا۔ جو اسلام کے اصولوں پر مبنی ایک وطن چاہتا تھا۔ ہزاروں قربانیوں کے نتیجے میں 14 اگست، 1947ء کو پاکستان کا قیام ہوا۔

Word count?